

عظمتِ سادات

از قلم

دنیائے اسلام کے عظیم مصنف مفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ الحاج المفتی پیر محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ محدثِ بہاولپور

کاوش صاحبزادہ محمد ریاض احمد اویسی قادری

ناشر مرکز فیض ملت جامع مسجد سیرانی بہاولپور پاکستان 0300-9684391

فہرست

عظمت سادات کرام

از قلم

مفسرِ اعظم پاکستان صاحب تصانیف کثیرہ حضرت علامہ

الحاج محمد فیض احمد اویسی رضوی قادری محدث بہاول پوری

کاوش: علامہ صاحبزادہ محمد ریاض احمد اویسی قادری

ناشر: مرکز فیض ملت جامع مسجد سیرانی بہاولپور پاکستان

نام کتاب : عظمت سادات کرام

ازقلم : مفسرِ اعظم پاکستان فیض ملت حضرت علامہ الحاج
محمد فیض احمد اویسی قادری محدث بہاول پور

مرتب : مولانا غلام حسن اویسی پاک پتن

پیشکش : حضرت سیّد ملوک محمد شاہ الرزاقی القادری الجیلانی کراچی

کمپوزنگ : ڈاکٹر محمد صفدر جاوید 0333-6399075

باہتمام : محمد علی کباڑیہ کراچی

ناشر : مرکز فیض ملت جامع مسجد سیرانی بہاول پور
0300, 0334-9684391

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡاَنۡبِیَاءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَاَزۡوَاجِہٖ وَاَھۡلِ بَیۡتِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ط اَمَّابَعۡد!

جاننا چاہیے کہ جوں جوں قیامت قریب سے قریب آتی جا رہی ہے حالات بگڑتے جا رہے ہیں۔ مسلمان اپنے مذہب سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ مادر پدر آزادی کا زہر مسلمانوں کو اپنے مذہب سے دور کرتا جا رہا ہے۔ لوگوں کی یہ حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے بجائے اس کے کہ لوگ حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں زندگی کے لیل ونہار گزارتے، حق تعالیٰ کو راضی کرنے کی سعی کرتے۔ لوگ حق تعالیٰ سے دوری اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ لوگ ایسے امور میں مشغولیت اختیار کیے ہوئے جو حق تعالیٰ کے قہر وغضب کا سبب ہیں۔ گمراہی کا دور دورہ ہے۔ شرعی امور پہ ہر کس وناکس طبع آزمائی میں مصروف ہے۔ حقائق سے لوگ آنکھیں چرا رہے ہیں اور ضلالت وگمراہی کے دیو ہر طرف چنگھاڑتے پھر رہے ہیں۔

جیسے لوگ دین سے دور بھاگتے جا رہے ہیں۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت بھی لوگوں سے مٹانے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ مغربی میڈیا پہ آئے دن مدنی تاجدار احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف منفی پروپیگنڈہ مسلمانوں کو بھی لپیٹ میں لیتا جا رہا ہے۔ اس پُرفتن دور میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والے لوگ

الحمد للہ ابھی باقی ہیں۔ جن کے دلوں میں مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت موجزن ہے۔ اسی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جذبۂ صادق کے تحت ہی شہزادہ غوث الوریٰ پیر سید ملوک محمد شاہ الرزاقی القادری الجیلانی صاحب نے حکم فرمایا کہ عظمت سادات کرام کے متعلق رسالہ لکھا جائے۔ الحمد للہ فقیر نے یہ رسالہ لکھ کر آپ کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اس کا نام ''عظمت سادات کرام'' تجویز کیا ہے۔ حق تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازے۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف

اللہ تعالیٰ پیر صاحب سید ملوک محمد شاہ الرزاقی القادری الجیلانی صاحب کو مزید دین متین کی خدمات کے سلسلے میں مستعد فرمائے اور سعادتِ دارین سے نوازے۔ دین متین کی خدمت کرنے میں مصروف سبھی دوست احباب کو اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی انعامات سے نوازے اور فقیر کی یہ ادنیٰ سی کوشش محبوبوں کے صدقے قبول فرمائے اور سعادت دارین سے نوازے۔

فقط طالب دعا

مدینہ کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیض احمد اویسی رضوی

عظمت سادات کرام

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهِ الْكَرِيْمِ الْاَمِيْنِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط اَمَّابَعْدُ!

جاننا چاہیے کہ جوں جوں قیامت قریب سے قریب آتی جا رہی ہے بدعقیدگی اور بد عملی کو عروج حاصل ہوتا جارہا ہے ہر طرف کفروشرک، بدعقیدگی اور بد عملی کے دیو چنگھاڑتے پھر رہے ہیں۔ کوئی لمحہ سکون نہیں، بے چینی اور بے قراری ہر لمحہ بڑھتی جارہی ہے۔ پڑھے لکھے جہلاء ہر طرف جہالت کا راج قائم کرنے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔ مگر رب کائنات کا فضل وکرم ہے کہ کفروشرک بدعقیدگی و بدعملی کا زہر مکمل طور پر ابھی نہیں پھیلا۔ اس کے اثرات محسوس کر کے مخلوق خدا کی بھلائی کو مدنظر رکھتے ہوئے کچھ لوگ ابھی تک کوشش میں مشغول ہیں کہ اللہ کرے محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت جہالتِ جہلاء کی حقیقت سمجھ سکے اور اس سے بچنے کی کوشش کرے۔ علماء کرام اس سلسلے میں الحمد للہ بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں اور اس سلسلے میں بھرپور کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لیے کہ نیکی اور بھلائی کے امور میں مخلوقِ خدا کے ساتھ تعاون کرنا حکم ربی بھی ہے:

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِى الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ فُرْقَانِ الْحَمِيْدِ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ o

ترجمہ: نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی کے امور میں تعاون نہ کرو۔

فائدہ:

کیونکہ نیکی اور پرہیزگاری کے امور میں تعاون کرنا بھی نیکی ہے۔ گناہ اور زیادتی کے امور میں تعاون کرنا گناہ ہے۔ فلہٰذا نیکی اور پرہیزگاری کے امور میں تعاون کر کے بھرپور طریقے سے نیکیوں میں شامل ہونا چاہیے۔ اور جہاں تک ممکن ہو گناہ اور زیادتی والے امور سے بچنے کی سعی کرنی چاہیے۔ اس میں اپنا بھی بھلا ہے اور مخلوق خدا کا بھی بھلا ہے۔

آج کل بعض لوگ عظمت سادات کرام کے متعلق بڑے ہی عجیب و غریب شگوفے چھوڑنے میں مصروف ہیں۔ حالانکہ عظمت سادات کوئی ایسا موضوع نہیں ہے کہ جس کے متعلق شریعت مطہرہ میں واضح ہدایات نہ بیان فرمائی گئی ہوں۔ نہ جانے عظمت سادات کے متعلق غلط سلط باتیں بیان کر کے بعض لوگ کس جذبے کی تسکین میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ حق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور صحیح عقائد و اعمال اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ النبی الکریم العالمین۔

اپیل

جو حضرات اس کتاب کو پڑھیں تو ان سے گزارش ہے کہ میرے والدین حاجی محمد موسیٰ مرحوم و میری والدہ صاحبہ کو ایصال ثواب کر دیں۔

شکریہ

منجانب: محمد علی کباڈیہ کراچی

نسبت کی بہاریں

نسبت کی عظمت سے کسی کو بھی انکار نہیں۔ مخالف موافق سبھی نسبت کی عظمت کو تسلیم کرتے ہیں۔ کیونکہ نسبت کے متعلق بے شمار دلائل قرآن وحدیث میں موجود ہیں۔ محض ہٹ دھرمی اور ضد کا کوئی علاج نہیں۔ محض ضد اور ہٹ دھرمی کا علاج اس دنیا میں ہو یا نہ ہو آخرت میں انشاء اللہ ضرور ہوگا۔ جب ضد اور ہٹ دھرمی کی نحوست کا سامنا کرنا پڑے گا تو پھر پچھتاوا ہوگا۔ اس وقت کا پچھتانا کسی کام نہ آئے گا۔ اس لیے چاہیے کہ اگر پچھتانا ہے تو آج سابقہ بے ڈھنگی روش چھوڑنی چاہیے۔ اسی میں فائدہ ہے۔

رمضان المبارک کی فضیلت:

ماہ رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا محبوب مہینہ ہے کیونکہ اس ماہ مبارک میں قرآن مجید اترا قرآن مجید میں ہے کہ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ ج (پ:۲، سورۃ البقرہ، آیت:۱۸۵)

ترجمہ: رمضان المبارک کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل فرمایا گیا لوگوں کے لیے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں۔

شب قدر:

راتوں میں سے شب قدر کی فضیلت بیان کی گئی ہے کیونکہ اس رات قرآن مجید نازل ہوا۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ کُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

(پ:۳۰،سورۃ القدر)

ترجمہ: بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا، اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر، شب قدر ہزاروں مہینوں سے بہتر اور اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔

واضح ہوا کہ شب قدر ایک افضل رات ہے ایسی افضل رات ہے اس رات میں خصوصیت کے ساتھ عبادت میں مشغولیت اختیار کرنی چاہیے۔ اس سلسلے میں یہاں تک بیان ہوا ہے کہ یہ رات خیر من الف شهر یعنی ہزار راتوں سے بہتر ہے۔

اس رات کی فضیلت کا سبب کیا ہے اس رات کی فضیلت کا سبب یہی ہے کہ اس رات میں قرآن مجید نازل ہوا ہے جس رات کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نازل ہونے والی کتاب سے نسبت ہوگئی وہ رات شب قدر بن گئی۔ ایسی ہزار راتوں سے بہتر بن گئی کہ جن میں شب قدر نہ ہو۔ تو واضح ہوا کہ نسبت کے باعث اشیاء ممتاز ہو جاتی ہیں اور جن چیزوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت ہو جائے وہ اشیاء ساری کائنات کی اشیاء سے افضل ہو جاتی ہیں۔ وہ چیزیں اپنی جیسی چیزوں سے ممتاز ہو جاتی ہیں۔ ان کی افضلیت اور ممتاز ہونے کا کیا سبب ہے۔ سبب یہی ہے کہ ان چیزوں کو مدنی تاجدار احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت ہو جاتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب اشیاء کائنات کی ساری چیزوں سے ممتاز ہو

جاتی ہیں۔ عظمت وشان والی اور نرالی ہو جاتی ہیں۔ مدینہ منورہ کو لوگ یثرب کے نام سے پکارا کرتے تھے مگر جب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت ہوئی وہی یثرب کہا جانے والا شہر مدینہ منورہ کہا جانے لگا۔ یہ مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت ہی کا نتیجہ ہے کہ اس شہر کی خاک بھی خاکِ شفا بن گئی۔

ربیع الاوّل شریف کا مہینہ مبارک بھی عام مہینوں جیسا ہی مہینہ ہے مگر جب سے اس مہینہ مبارک کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت ہوئی اس مہینہ کی شان ہی اور ہو گئی۔

مکہ شہر کی قسم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر نسبت والی چیز اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے یہی دیکھیے جب مدنی تاجدار احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مکہ شہر کی نسبت ہوئی تو اسی نسبت کی بناء پر رب کائنات نے ارشاد فرمایا:

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ (پ:۳۰،سورۃ البلد،۱۔۲)

ترجمہ: مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے: کلام مجید نے کھائی شاہا تیرے شہر و کلام و بقا کی قسم۔

فائدہ

واضح ہوا کہ جس چیز کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوئی وہی چیز بڑی عظمتوں والی بن گئی۔ یہ موضوع بڑا طویل ہے۔ محبوبوں سے نسبت کی بناء پر ہی رب کائنات نے انجیر، زیتون، طور اور امن والے شہر کی قسم بیان فرمائی ہے۔

کما قال اللہ تعالیٰ

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ

(سورۃ وتین، آیت:۱۔۳، پ:۳۰)

ترجمہ: انجیر کی قسم اور زیتون اور طور سینا اور امن والے شہر کی۔

امہات المومنین:

جو چیز بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ منسوب ہوگئی وہ اپنے جیسی اشیاء سے نرالی اور عظمتوں والی بن گئی۔ اور اس عظمت سے انکار کسی طرح بھی مومنوں کے لائق نہیں ازواج مطہرات کے متعلق رب کائنات کا ارشاد گرامی ہے:

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ (پ:۲۲، سورۃ الاحزاب، ۳۲)

ترجمہ: اے نبی کی بیبیو تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

فائدہ:

ازواج مطہرات کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوئی تو آپ کی ازواج مطہرات عام عورتوں سے افضل ہوگئیں کیونکہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت بڑی کامل چیز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت بقیہ تمام انبیاء کرام کی امتوں سے افضل ہے۔

نسبت کی وجہ سے جانور جنتی:

یہ نسبت کی بہار ہے محض نسبت کے باعث چند جانور جنت میں جائیں گے۔

۱۔ حضرت یونس علیہ السلام سے نسبت کی بناء پر وہ مچھلی جنت میں جائے گی جس کے پیٹ میں کچھ عرصہ حضرت یونس علیہ السلام رہے۔

۲۔ جس دلدل پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سوار ہوئے وہ دلدل بھی جنت میں جائے گا۔

۳۔ حضرت سلیمان علیہ السلام سے نسبت رکھنے والی چیونٹی بھی جنت میں جائے گی۔

۴۔ وہ ہدہد جو حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط مبارک ملکہ بلقیس تک لے گیا وہ بھی جنت میں جائے گا۔

۵۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو مینڈھا ذبح فرمایا تھا وہ بھی جنت میں جائے گا۔

۶۔ اصحاب کہف کی معیت اختیار کرنے والے کتے کے متعلق بھی بیان کیا جاتا ہے کہ وہ بھی جنت میں جائے گا۔

فائدہ

یہ تمام جانور محض اچھی نسبت کی وجہ سے ہی جنت میں جائیں گے۔

سادات کی نسبت

اب سادات کے متعلق غور فرمائیے۔ جب شہر کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت ہو جائے تو وہ شہر دیگر شہروں سے افضل ہو جاتا ہے۔ اس طرح غور فرمائیے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت کی بناء پر رب کائنات نے آپ کے شہر کی قسم بیان فرمائی۔ نسبت پیغمبر کے باعث ہی آب زم زم کو جو کہ بظاہر سادہ سا پانی ہے نہ اس میں چینی ملی ہوئی ہے کہ شربت بنا دیا گیا ہو اور نہ ہی اس میں کسی اور چیز کو ملایا گیا ہے بلکہ بظاہر عام پانی ہے مگر پیغمبر کی نسبت کے باعث یہ مقام حاصل ہوا۔ آپ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز دیگر تمام چیزوں سے افضل و اعلیٰ قرار پائی ہے۔ مدنی تاجدار احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت رکھنے والی امت تمام امتوں سے افضل ہے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ سے افضل ہیں۔ مدنی تاجدار احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امت کے اولیاء کرام بقیہ تمام انبیائے کرام کی امتی اولیاء کرام سے افضل ہیں۔ مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آل

پاک تمام انبیاء کرام کی آل سے افضل۔ نبی کریم ﷺ کی نسل پاک تمام انسانوں کی نسلوں سے افضل ہے۔ افضیلت نبی کریم ﷺ کی نسبت کے باعث ہے۔ سادات کرام کو نبی کریم ﷺ سے خصوصی نسبت حاصل ہے۔ اس لیے سادات کرام تمام اقوام سے افضل ہیں۔ ان کے شرف اور افضیلت سے کسی کو بھی انکار نہیں ہونا چاہیے۔ پھر بھی اگر کوئی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنانا چاہے تو اسے کون روکے۔ واضح ہوا سادات کرام کو جو شرف وافضیلت ہے وہ کسی قوم کو حاصل نہیں۔

نسبت ابراھیمی اور نسبت محمدی

وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِیَّتِهِ النبوة وَالْکِتَابِ

ترجمہ: اور ہم نے اس (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام) کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھ دی۔

فائدہ:

حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد سارے نبی آپ کی اولاد میں سے ہوئے اور ساری کتابیں اور صحیفے آپ کی اولاد پر ہی نازل ہوئے۔ اولادِ ابراہیم کو یہ عظمت اسی وجہ سے حاصل ہوئی کہ وہ ابراہیمی ہیں۔ اسی اصول پہ نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کے نسب و نسبت کا قیاس کرلیں۔

جب ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد پہ اتنا فضل وکرم ہوا کہ آپ کے بعد جتنے بھی انبیاء کرام اور رسول اس جہان فانی میں تشریف لائے وہ سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد سے تھے اور اسی طرح جو حضرت محمد ﷺ کی اولاد

یعنی سادات کرام کا بھی بڑا مقام ہے۔ چونکہ حضرت ابراھیم علیہ السلام خاتم النبین نہیں تھے اس لیے آپ کے بعد جتنے بھی انبیاء کرام ہوئے آپ کی اولاد سے ہوئے اور محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد چونکہ کسی نبی نے نہیں آنا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبین ہیں۔ اس لیے سادات کرام کو خاص مقام حاصل ہے بشرطیکہ صحیح مذہب سے ہٹ نہ جائے۔

سادات کرام کی افضیلت:

یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ وَاَنِّیۡ فَضَّلۡتُکُمۡ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ (پ:۱، سورۃ البقرہ، آیت:۴۷)

ترجمہ: اے یعقوب (علیہ السلام) کی اولاد میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی اور میں نے تم کو (اس وقت) تمام جہانوں پر بزرگی دی۔

فائدہ:

معلوم ہوا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا نسب ایسا اعلیٰ ہے کہ حق تعالیٰ نے ان کی اولاد کو تمام خاندانوں سے اونچا کیا تھا لہٰذا یقیناً حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان والے سادات کرام آج تمام جہان والوں سے نسبت کے لحاظ سے اعلیٰ ہیں۔

مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا:

وَاِذۡ کُرُوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ جَعَلَ فِیۡکُمۡ اَنۡۢبِیَآءَ وَ جَعَلَکُمۡ مُّلُوۡکًا ۖ (پ:۶، سورۃ المائدہ، آیت:۲۰)

ترجمہ: (اے یعقوب علیہ السلام کی اولاد) میری نعمتوں کو یاد کرو کہ جو تم پر ہیں کیونکہ تم میں انبیاء بنائے اور تمہیں بادشاہ بنایا۔

فائدہ:

معلوم ہوا کہ کسی قوم میں انبیاء کرام کا تشریف لانا اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی خاص نعمت ہے جس سے دوسری اقوام محروم ہیں۔ لہٰذا سادات کرام میں مدنی تاجدار احمد مختار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تشریف لانا رب کائنات کی خاص رحمت ہے جو اوروں کو حاصل نہیں۔

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ......

(پ:۲۲،سورۃ:الاحزاب، آیت نمبر۳۲)

ترجمہ: اے نبی کی ازواج! اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو تو تم کسی دوسری عورت کی طرح نہیں ہو۔

فائدہ:

نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقویٰ شعار ازواج مطہرات تمام جہان والے لوگوں کی پرہیزگار عورتوں سے افضل ہیں کیونکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات ہیں۔ لہٰذا سادات کرام جو پرہیزگار ہیں وہ دوسرے پرہیزگاروں سے اعلیٰ ہیں کیونکہ وہ حضور سید لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب والے ہیں۔

مزید آیات اور تفصیل فقیر کی کتاب ''فضائل اہل بیت'' میں ملاحظہ فرمائیے۔

اہمیت نسبت اور شرفِ سادات

حسب ذاتی کمالات کو کہتے ہیں جبکہ نسب کے معنی ہیں:

''ہر انسان کے آباؤ اجداد سے صحیح انتساب''

اس لیے جس کے آباؤ اجداد جتنے صاحبِ فضائل و کمالات ہوں گے اسی قدر

ہی اس خاندان یا قبیلہ کو احترام کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔اسے شرافت نسبی کہا جاتا ہے۔
نسب کا مقام اور احترام مسلم ہے۔دوسرے مذاہب بھی تسلیم کرتے ہیں مگر اسلام میں خاص طور پر شرفِ نسب قابل احترام ہے۔مثلاً دیکھیے نکاح میں کفو کا اعتبار نسب کے باعث ہی ہے۔اسی طرح اسلام میں وقار و تعظیم بھی نسبی شرف کے باعث ہے۔کوئی نہ مانے اس کی مرضی ورنہ آباؤ اجداد کی شرافت اخلاف و اعقاب کے لیے دنیا و آخرت میں عزت واحترام کا سبب اسے ہر دور میں نسب کا پاس کیا جاتا رہا ہے۔اس سلسلے میں قرآن مجید میں بھی حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا حضرت خضر علیہ السلام کے پاس جانے والا واقعہ مفصل بیان ہوا ہے۔تفصیلی واقعہ قرآن مجید اور فیوض الرحمٰن ترجمہ تفسیر روح البیان میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔پ:۱۵، سورۃ کہف کی آیت نمبر ۸۲، میں دو یتیم بچوں کی دیوار کی اجرت تعمیری کا ذکر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام نے اس دیوار کو تعمیر کیا۔وہ دیوار شکستہ تھی اس کے نیچے یتیم بچوں کا مال دفن تھا۔ان یتیم بچوں پہ خاص عنایات کا سبب بیان کرتے ہوئے قرآن مجید میں یوں بیان ہے کہ

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ

(پ:۱۶، سورۃ کہف، آیت ۸۲)

ترجمہ: رہی وہ دیوار وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا تو آپ کے رب نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی

کو پہنچیں اور اپنا خزانہ نکالیں۔ آپ کے رب کی رحمت سے۔

فائدہ:

جن دو بچوں کی دیوار تعمیر کرنے کا ذکر ہے ان کی وضاحت قرآن مجید میں یوں بیان ہوئی ہے وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا یعنی ان دو بچوں کا باپ ایک نیک اور صالح انسان تھا۔ تفسیر روح المعانی میں ہے کہ وہ نیک اور صالح آدمی ساتویں یا دسویں پشت پہلے ان کا جد اعلیٰ ہوا تھا۔

دو فائدے:

۱۔ واضح ہوا کہ نیک اور صالح بزرگوں کے وصال با کمال کے بعد بھی ان کے اخلاف و اعقاب کو ان کی نیکیوں کا فائدہ پہنچایا گیا۔

۲۔ رب کائنات نے باپ دادا کی شرافت اور نیک اعمال کے باعث ان دو بچوں کا لحاظ فرمایا۔

سادات کرام کی قریش سے نسبت

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ بِقُرَيْشٍ فِیْ هٰذَا لشَّاْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ

(بخاری شریف، مسلم شریف، مشکوۃ شریف، باب المناقب قریش)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس بات میں لوگ قریش کے تابع ہیں، قریش کے مسلمان (تمام غیر قریشی) مسلمانوں کے اور قریش کے کافر (غیر قریشی) کافروں کے سردار ہیں۔

فائدہ:

واضح ہوا کہ قریش میں قیادت اور امارت کا جوہر موجود ہے۔ بلکہ سرداری انہیں خوب جچتی ہے۔ مظاہر حق جدید از نواب قطب الدین خاں دہلوی جسے عبداللہ جاوید غازی پوری (فاضل دیوبند) نے جدید ترتیب میں تیار کیا ہے مظاہر حق جدید میں ہے کہ

بہرحال اس ارشاد کا مقصد قریش کی قائدانہ حیثیت کو بیان کرنا ہے کہ قیادت وامارت کا جوہر انہی کو نصیب ہے خواہ وہ اپنے عہد جاہلیت سے وابستہ رہے ہوں یا عہد اسلام سے لیکن ان کی اس قیادت وامارت کو ''فضل وشرف'' کا اعتبار صرف اسلام کی صورت میں حاصل ہے نہ کہ کفر کی حالت میں اور اگر ''فضل وشرف'' کی قید مقصد نہ ہو تو کہا جا سکتا ہے کہ اس ارشاد گرامی میں قریش کی مطلق قیادت و امارت کا ذکر ہے خواہ اس کا تعلق دنیاوی امور سے ہو خواہ مذہبی امور سے چنانچہ زمانہ جاہلیت میں بھی نہ صرف دنیاوی اعتبار سے قریش مکہ تمام عرب قبائل میں ''سردار'' قبیلہ کی حیثیت رکھتے تھے بلکہ اس وقت کے ان کے مذہبی معاملات جیسے اللہ کی تولیت وکلید داری اور پانی پلانے وغیرہ کی ذمہ داریوں کا اعزاز بھی انہی کو حاصل تھا۔

اور بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ ''اس بات'' سے مراد امامتِ کبریٰ اور منصب خلافت ہے۔ جیسا کہ دوسری حدیثوں میں وضاحت کے ساتھ منقول بھی ہے۔ (مظاہر حق جدید، جلد ۵، ص: ۶۰۲۔۶۰۱)

فائدہ:

چونکہ سادات کرام کا تعلق قبیلہ قریش سے بھی ہے لہٰذا یہ فضیلت سادات کرام کے خاندان کو بدرجہ روئی حاصل ہے۔

مدنی تاجدار کی نسبت

وَعَنْ سَعِیْدَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ یُّرِدْ هَوَانَ قُرَیْشٍ اَهَانَهُ اللّٰهُ (رواہ الترمذی، مشکوۃ شریف، مناقب قریش فصل:۲)

ترجمہ: حضرت سعید رضی اللہ عنہ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے قریش کی ذلت وخواری چاہی اس کو اللہ تعالیٰ ذلیل وخوار کرے گا۔

فائدہ:

قریش کی عزت واحترام ہر صورت میں لازم ہے اور ہر مسلمان پہ لازم ہے اوران کی ذلت ورسوائی کا سبب بننا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔اس سلسلے میں سادات کرام کی عظمتوں کو مدنظر رکھنا بدرجہ اولیٰ ضروری ہے۔سادات کا احترام اس لیے کرنا کہ مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی خصوصی نسبت ہے۔بے شمار ظاہری و باطنی فوائد کے حصول کا سبب ہے۔سادات کرام کی عظمت وشان تو بہت بلند ہے۔

حدیث کی شرح از مظاھر حق جدید:

درج بالا حدیث مبارکہ کی شرح دیوبند مکتبہ فکر کی نمائندہ شرح مشکوۃ مظاہر حق جدید سے ملاحظہ فرمائیے۔

"مطلب یہ کہ قریش کی عزت اوران کا احترام ہر صورت میں لازم ہے۔ان کی عزت کے درپے ہونا اور ان کی ذلت و رسوائی چاہنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینا ہے۔خواہ وہ امامتِ کبریٰ یعنی خلافت وامارت پر فائز ہوں یا فائز نہ ہوں۔ان

کے خلیفہ و امیر ہونے کی صورت میں ان کی اہانت و بے عزتی کرنے کی ممانعت اور تہدید کی وجہ تو ظاہر ہے۔

رہی وہ صورت جبکہ وہ خلافت و امارت کے منصب پر فائز نہ ہوں تو اس صورت میں بھی ان کی اہانت و بے عزتی کرنے کی ممانعت اس اعتبار سے سمجھی جائے گی کہ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت حاصل ہے اور ان کا یہ خصوصی فصل و شرف اسی بات کا متقاضی ہے۔" (مظاہر حق جدید، ج:۵،ص:۶۰۹)

فائدہ:

اس سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنے کی ضرورت ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کے دعویدار بھی ہوتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پاک سادات کرام کے متعلق عجیب وغریب زبانی کلامی پھول جھڑیاں چھوڑتے نظر آتے ہیں۔ ان کی یہ گلکاریاں ہی لے ڈوبیں گی۔ لہٰذا آج سنبھلنے کا وقت ہے سنبھل جایئے سابقہ غیر مہذب گفتگو جو سادات کرام کے متعلق اپنی زبان سے ادا کر چکے یا اپنی کتب میں تحریر کر چکے ان سے توبہ کیجئے۔

سادات کرام کا احترام:

اس حدیث مبارکہ سے جہاں قریش کی عظمت بیان ہوئی ہے وہاں سادات کرام کی عظمت بدرجہ اولیٰ بیان ہوئی ہے۔ سادات کرام کی عظمت سے وہی انکار کرے گا جس کا دل ٹیڑھا ہوگا۔ حدیث مبارکہ واضح ہے کہ جس شخص نے قریش کی ذلت وخواری چاہی اس کو اللہ تعالیٰ ذلیل وخوار کرے گا۔

فائدہ:

واضح ہوا کہ جو قریش کی ذلت و خواری چاہے گا اسے اللہ تعالیٰ ذلیل و خوار کرے گا۔ یہاں مطلقاً ارشاد فرمایا ہے یہ ذلت خواری دنیا میں بھی ہو سکتی ہے اور آخرت کی بربادی کی صورت میں بھی ہو سکتی ہے۔ اس لیے سادات کرام کی ذلت و خواری چاہنے والوں کو ضرور توجہ کرنی چاہیے کہ کہیں سادات کرام کی ذلت و خواری چاہنے والے خود اپنی ہی ذلت و خواری کے بندوبست میں تو مصروف نہیں ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ سادات کرام کی ذلت و خواری کے خواہاں اپنے پاؤں پہ خود کلہاڑی مارنے میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحیح سمجھ عطا فرمائے۔

یہ بھی واضح ہوا کہ جو لوگ قریش اور سادات کرام کا ادب واحترام کرتے ہیں۔ سادات کرام کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پہ خصوصی عنایات اور مہربانیاں فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا میں خصوصی عنایات سے نوازتا ہے اور آخرت میں بھی خاص فضل و کرم فرمائے گا۔

نبی کریم ﷺ سے نسبت کی بناء پر محبت:

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحِبُّو الْعَرَبَ لِثَلٰثٍ لِاَنِّیْ عَرَبِیٌّ وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِیٌّ وَکَلَامُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ عَرَبِیٌّ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان، مشکوٰۃ شریف باب مناقب قریش)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین اسباب کی بناء پر تمہیں عرب سے محبت رکھنی چاہیے۔ ایک تو اس وجہ سے کہ میں عرب میں سے ہوں (اور ظاہر ہے کہ جو چیز حبیب ﷺ کی طرف منسوب

ہوتی ہے اس کو محبوب ہونا ہی چاہیے) دوسری اس وجہ سے کہ قرآن عربی زبان میں ہے (یعنی قرآن کریم اس زبان میں اترا ہے جو عرب کی زبان ہےاوران کی زبان ولغت ہی کے ذریعہ اس کی فصاحت و بلاغت جانی جاتی ہے)اور تیسرے اس وجہ سے کہ جنتیوں کی زبان عربی ہے۔

فائدہ:

اب دیکھیے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کتنی محبت تھی اسی طرح سادات کرام کی نسبت یہ غور فرمائیے۔ جب حکم ہے کہ عرب سے محبت کیجئے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں عرب سے کیوں محبت کرنی چاہیے؟

اس حدیث مبارکہ سے یہی جواب ملتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا لانی عربی عرب سے محبت کرنی کی اہم وجہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تمہیں عرب سے اس لیے محبت کرنی چاہیے کہ میں عرب میں سے ہوں گویا کہ ارشاد فرمایا میرے عربی ہونے کی وجہ سے تمہیں عرب سے محبت کرنی چاہیے۔

واضح ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب ہونے کی وجہ سے عرب سے محبت کرنی چاہیے۔ اسی طرح مومن کے لیے لازم ہے اچھی نسبت کی بناء پر ہی سادات کرام سے بھی محبت کرنی چاہیے۔ دوسرا سبب بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ عرب سے اس لیے محبت کرو کہ قرآن مجید جو کہ رب کائنات کا کلام ہے عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔ یہاں بھی غور فرمائیے کہ قرآن مجید وہ عظیم اور لاریب کتاب ہے جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ نازل ہوئی گویا کہ یہاں بھی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اور تیسری نسبت یہ کہ محبوب کی بولی سے اللہ تعالیٰ کو اتنی محبت ہے کہ جنت میں

تمام جنتیوں کی زبان عربی ہوگی۔ اس لیے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب چیز محبوب۔ ظاہر ہے کہ جو چیز حبیب کی طرف منسوب ہوتی ہے اس کو محبوب ہونا ہی چاہیے۔ (مظاہر حق جدید، ج:۵، ص:۶۲۵)

سادات کرام تمام اقوام اور ذاتوں میں سے وہ عظیم ذات ہے کہ جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خصوصی نسبت حاصل ہے۔ اس لیے سادات کرام کا احترام نہایت ضروری ہے۔

اهل بیت کو محبوب رکھنے کی فضیلت

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَحِبُّوا اللهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ وَاَحِبُّوْنِیْ لِحُبِّ اللهِ وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِیْ لِحُبِّیْ

(رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف باب المناقب اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اللہ سے محبت رکھو کیونکہ وہی تمہیں اپنی نعمتوں سے رزق پہنچاتا ہے اور تمہاری پرورش کرتا ہے اور اسی بناء پر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو مجھ سے محبت رکھو اور میرے اہل بیت کو میری وجہ سے عزیز و محبوب رکھو۔

فائدہ:

چونکہ سادات کرام کا تعلق محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔ اس لیے اسے تعلق کی بناء پر ہمیں سادات کرام کی عظمتوں کا لحاظ رکھنا چاہیے ان سے حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے۔ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت کی بناء پر ہمیں سادات کرام سے محبت کرنی چاہیے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان تمام دوسرے خاندانوں سے افضل

قَالَ علیہ السلام اِنَّ اللہَ اصْطَفٰی کِنَانَةَ مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی قُرَیْشًا من کنانة واصطفی من قریش بنی هاشم واصطفانی من بنی هاشم۔ (مسلم، ترمذی)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اولاد حضرت اسماعیل علیہ السلام میں سے کنانہ اور نہ بنی کنانہ میں سے قریش کو، قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے چنا۔

فائدہ:

اس سے معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا قبائل تمام دوسرے خاندانوں سے علی الترتیب افضل و برگزیدہ ہیں۔

قربت و نسبت:

قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَابَالُ اَقْوَامُ یَزْعُمُوْنَ اَنَّ قَرَابَتِیْ لَاتَنْفَعُ اِنَّ کُلَّ سَبَبٍ وَّ نَسَبٍ مُنْقَطِعٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَّا سَبَبِیْ وَ نَسَبِیْ وَ اِنَّ رِحْمِیْ مَوْصُوْلَةٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اس گمان میں ہیں کہ میرا رشتہ کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ بیشک ہر سبب و نسبت قیامت کے دن کٹ جائے گا (بے فائدہ ہوگا) سوا میرے سبب و نسب کے اور بیشک میری قرابت دنیا و آخرت میں متصل (یعنی فائدہ بخش) ہے۔''

فائدہ:

سوچیے، جن لوگوں کی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابد قرار تردید فرما رہے ہیں۔ آج کل کس کس طرح فریب دے رہے ہیں۔ اہل سنت کو یہ حدیث پاک حفظ کر لینی چاہیے کہ ہزاروں فکری بیماریوں کا علاج ہے۔

صدقہ آل رسول کے لیے حلال نہیں:

قَالَ عَلَیْہِ الصلوٰۃ والسلام اِنَّ ھٰذِہِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا ھِیَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَ اِنَّھَا لَاتَحِلُّ الْمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم)

(رواہ مسلم عن عبد المطلب بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "بیشک یہ صدقات لوگوں کے میل ہیں، یہ نہ تو حضور پرنور سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو حلال ہیں، نہ ان کی آل کو۔

فائدہ:

یہ تمام برکات ساداتِ کرام کو اس لیے حاصل ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل شریف سے ہیں۔ غیر سید خواہ کتنا ہی پرہیزگار ہو یہ مقام نہیں رکھتا۔

؎ ہے صدقہ میل پھر اس پاک ستھرے کو روا کیوں ہو
کہ دنیا کھا رہی ہے جس کی آلِ پاک کا صدقہ!

نسب و سبب کی فضیلت

قَالَ عَلَیْہِ السلام کُلُّ نَسَبٍ وَّ سَبَبٍ مُنْقَطِعٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا نَسَبِیْ وَ سَبَبِیْ۔

ترجمہ: یعنی قیامت کے دن ہر نسبی اور ہر سببی (سسرالی) رشتہ کٹ جائے گا (یعنی کام نہ آئے گا) سوا میرے نسب اور سبب کے۔

فائدہ:

حضرت عمر فاروق ﷛ نے حضرت کلثوم بنت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی حدیث پاک کے مطابق نکاح کیا تا کہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ کا سسرالی رشتہ قائم ہو جائے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا: اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ هُمَا رَیْحَانِیَّ مِنَ الدُّنْیَا (ترمذی)

ترجمہ: یعنی حسن وحسین (رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

حضرت یعلی بن مرہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم رسول اعظم ﷺ نے فرمایا: حُسَیْنٌ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا حُسَیْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ

ترجمہ: یعنی حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں، اللہ اس سے محبت رکھے جو حسین سے محبت رکھتا ہے۔

فائدہ:

سبط اس درخت کو کہتے ہیں، جس کی جڑ ایک ہو مگر شاخیں بہت ہوں جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے اسباط کہلاتے ہیں۔ یونہی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ حضور خواجہ کونین علیہ الصلوٰۃ والسلا کا سبط ہیں۔ ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ اس شہزادے سے میری نسل چلے گی اور ان کی اولاد مشرق ومغرب کو بھر دے گی۔

آج ساداتِ کرام شرق سے غرب تک جلوہ افروز ہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ حسنی سید کم اور حسینی زیادہ۔ پھر ساداتِ کرام کو اپنے نبی پاک سرور لولاک ﷺ کا زندہ معجزہ سمجھ کر اپنے سر کا تاج نہ کہیں تو کیا کہیں۔

تعظیم سادات کرام کے چند واقعات

حضرات! اب ہم اہل بیت نبوت کے چند واقعات آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں جن سے ظاہر ہوگا کہ صحابہ کرام اور دیگر سلف صالحین و بزرگان دین اہل بیت نبوت کی کیسی تعظیم وتکریم کرتے تھے۔

ساداتِ کرام کی عظمت:

حضرت مولانا قلندر علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ہر روز زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوتی تھی۔ ایک دن کسی جمال کے لڑکے کو کہ سید تھا، طمانچہ مارا اس دن سے زیارت منقطع ہوگئی۔ مدینہ منورہ کے مشائخ سے رجوع کیا، انہوں نے ایک زنِ ولیہ مجذوبہ کے حوالہ کیا۔ سنتے ہی ہوش میں آئے اور مولانا کا ہاتھ پکڑ کر کہا شُفْ ھٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم پس مولانا نے بیداری میں چشم ظاہر سے زیارت کی۔ اس سے پہلے اس لڑکے سے خطا بھی معاف کرائی تھی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔

(شائم امدادیہ، ص:۱۴۴)

فائدہ:

سیدزادے کو مارنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زیارت سے محروم فرما دیا۔ اسی طرح رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں، اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی اولاد کو ستانے سے یہ حضرات بھی اپنی نوازشات، عنایات، توجہات، افادات، افاضات سے محروم کردیتے ہیں۔ بشرطیکہ سیدزادوں اور پیرزادوں کی ناراضگی دائرۂ شریعہ میں ہو اور نفسانیت سے نہ ہو۔

حرکاتِ قبیحہ کی نحوست

معلوم ہوا کہ ایسی حرکات قبیحہ کا مرتکب اپنے مقام سے نیچے گر پڑتا ہے (العیاذ باللہ) یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ خطا معاف کرا کے اس مقام تک پہنچ سکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم و رسولہ

اس لیے سادات کرام کے متعلق خدا واسطے کا بَیر رکھنے والوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے ورنہ عاقبت کی بربادی سے بچنا مشکل ہو جائے گا۔ فلہٰذا سادات کا ادب واحترام کیجئے۔

سادات کرام کے متعلق بدگمانی سے بچیئے

حضرت علامہ ابن العابدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ہمارے مشائخ میں سے ایک بزرگ مکہ مکرمہ میں مجاور تھے اور وہاں درس دیتے تھے۔ ان کے سامنے آیت مبارکہ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا۔ گزری اور یہ بھی انہیں معلوم تھا کہ اس آیت سے بعض علماء کرام نے استدلال کیا ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد (سادات کرام) کا اکمل الاحوال پر یعنی اچھا خاتمہ ہوگا۔ دلائل بھی اس پر قوی ملے لیکن ساداتِ مکہ کے حالات سن کر مستبعد سمجھا کہ کہاں وہ کمالات اور کہاں ان سادات کرام کی غلط کاریاں اسی کشمکش میں ایک روز خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی لیکن دیکھا تو مدنی تاجدار، احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا چہرۂ انور پھیر لیا اور پھر فرمایا کہ تم کون لگتے ہو میری اولاد کے حسن خاتمہ پر گمانی کرنے والے (اوکما قال) اسی گھبراہٹ سے جاگ آ گئی اور تائب ہوئے کہ آئندہ کسی سیدزادے پر ایسی بدگمانی نہیں کروں گا۔

فائدہ:

سادات کرام کے اچھے خاتمے پر بدگمانی گناہ ہے ویسے بھی ہر مومن پر بدگمانی ناجائز ہے لیکن ان حضرات کی بدگمانی سے خاص سزا ملتی ہے۔

(نعوذ باللہ من ذلک)

ان سادات کرام کے متعلق بدگمانیوں سے بچنا نہایت ضروری ہے۔ ہاں البتہ سادات کرام کی خدمت میں بھی عرض ہے کہ خدارا! اپنا مقام پہچانیئے۔ اپنے شایانِ شان کام کیجئے بدعملیوں، بدکاریوں کی دلدل سے اپنے آپ کو نکالیے اور محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری اپنایئے۔

محبت آمیز عتاب

حضرت شیخ ابوسعید گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ جب طلب طریق کے لیے سلطان نظام الدین بلخی کی خدمت میں پاپیادہ گنگوہ سے بلخ پہنچے اور حضرت شیخ کو اطلاع ہوئی تو اوّل بڑی خاطر تواضع کی۔ شہر سے باہر تک استقبال کو تشریف لائے۔ سلطان بلخ بھی ساتھ تھا کیونکہ وہ شیخ کا معتقد تھا۔ غرض مرشدزادے کا بڑی شان سے استقبال کیا اور شہر میں لے جا کر خوب خدمت کی اور کئی روز تک بادشاہ اور وزراء، امراء کے یہاں ان کی دعوتیں ہوتی رہیں۔ جب کئی دن ہو گئے تو شاہ ابوسعید نے عرض کیا کہ حضرت میں گنگوہ سے بلخ تک پاپیادہ چل کر دعوتوں کے لیےنہیں آیا۔ فرمایا صاحبزادے! پھر جو خاص مطلب ہو بیان فرمایئے۔ کہا میں تو وہ دولت لینے آیا ہوں جو آپ میرے گھر سے لائے ہیں۔ بس یہ سنتے ہی شیخ کا رنگ بدل گیا اور بزبان حال فرمایا:

ناز پروردہ تنعم نبرد راہ بدست
عاشقی شیوۂ زندانِ بلا کشش باشد

فرمایا صاحبزادے! اگر وہ دولت لینا چاہتے ہو تو پھر یہ شان وشوکت رخصت کرو اور آج سے حمام کی خدمت تمہارے سپرد ہے جا کر جھونکو اور نقیب جانقاہ سے فرمادیا کہ ان کو لنگر کی روٹی صبح وشام دے دیا کرو اور فرمایا جب تک ہم اجازت نہ دیں اس وقت تک ہمارے سامنے نہ آؤ۔ نہ ذکر بتایا نہ شغل بس نماز روزہ کرتے اور حمام جھونکتے رہتے۔ اسی حالت میں ایک عرصہ گزر گیا۔ اس دن حضرت شیخ نے بھنگن سے فرمایا کہ آج کوڑا ابوسعید کے سر پر ڈال دینا۔ بھنگن نے ایسا ہی کیا تو شاہ ابوسعید نے غصہ سے فرمایا: ''گنگوہ ہوتا تو آج تجھے حقیقت معلوم ہو جاتی۔'' بھنگن نے عرض کر دیا کہ ابوسعید نے یہ کہا تھا۔ فرمایا: ارے! ابھی تو خناس دماغ میں گھسا ہوا ہے گنگوہ کی بو نہیں نکلی اور حمام جھونکیں، چنانچہ اور عرصہ گزر گیا۔ پھر دوبارہ بھنگن کو وہی حکم دیا چنانچہ اس نے پھر ایسا ہی کیا۔ اس دفعہ شاہ ابوسعید نے زبان سے کچھ نہیں کہا مگر تیز نظروں سے گھور کر دیکھا۔ شیخ نے یہ حال سن کر فرمایا کہ ابھی کسر باقی ہے چنانچہ ایک عرصہ تک پھر یہی خدمت جاری رکھی۔ اس کے بعد پھر وہی حکم دیا۔ اس نے پھر ایسا ہی کیا۔ اس وقت شاہ ابوسعید کا نفس بالکل مر گیا تھا۔ کوڑا جو گر گیا تھا اپنے اوپر ڈالنے لگے۔ بھنگن نے جا کر شیخ سے یہ حال عرض کیا تو فرمایا:

الحمدللہ اوّل قدم طے ہوا۔ واقعی یہ تکبر راستہ میں حائل ہے یہ نکل جائے تو پھر بہت جلد طریق طے ہو جاتا ہے۔

عارف فرماتے ہیں:

میانِ عاشق و معشوق ہیچ حائل نیست
تو خود حجابِ خودی حافظ از میاں برخیز

مگر یہ تکبر بڑی مشکل سے نکلتا ہے۔ چنانچہ اس ریاضت شاقہ کے بعد اب شاہ ابو سعید کو اتنی اجازت ملی کہ شیخ کی مجلس میں آجایا کریں اور باتیں سنا کریں۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد ذکر تعلیم کیا گیا۔ گویا اب وصل کی تدبیر شروع ہوئی۔ ذکر شروع کرنے کے بعد کچھ حالت و کیفیات طاری ہوئیں تو شیخ کو معلوم ہوا کہ ابو سعید میں عجب پیدا ہو گیا ہے تو فوراً سب ذکر و شغل چھڑا دیا اور کتوں کی خدمت سپرد کی۔ وہ شکاری کتے تھے۔ ایک دن شاہ ابو سعید ان کو جنگل میں ٹہلانے لے جا رہے تھے کہ راستے میں کوئی شکار کتوں کو نظر آیا۔ شکار کو دیکھ کر وہ تو ہوا ہو گئے۔ شاہ ابو سعید بھی کچھ دیر تک زنجیر کو تھامے ہوئے ان کے ساتھ ساتھ دوڑتے رہے۔ آخر کہاں تک دوڑتے تھک گئے۔ اور وہ شکاری کتے مضبوط اور قوی ان کے قابو سے باہر ہو گئے۔ ان کو اندیشہ ہوا کہ ایسا نہ ہو میرے ہاتھ سے زنجیر چھوٹ جائے اور کتے چھوٹ کر بھاگ جائیں تو شیخ صاحب کا عتاب ہوگا۔ آپ نے زنجیر کو کمر سے باندھ لیا اور کچھ دور تک اس طرح دوڑے آخر تھک کر گر گئے۔ اب یہ حال ہے کہ کتے بھاگ رہے ہیں اور یہ ساتھ ساتھ گھسٹتے جا رہے ہیں کہیں ڈھیلوں میں سر لگتا ہے کہیں کانٹوں سے بدن زخمی ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں ان پر غیبی فضل ہوا کہ ایک تجلی خاص ان کے اوپر ہوئی۔ جس کی لذت نے تمام تکلیف کو بھلا دیا۔ اِدھر حضرت شیخ کو یہ حالت منکشف ہوئی اور انہوں نے خدام سے فرمایا اس وقت ابو سعید پر فضل ہو گیا اور ایک خاص تجلی سے حق تعالیٰ نے ان کو مشرف فرمایا۔ جاؤ جنگل سے ان کو اٹھا لاؤ۔ خدام تو اِدھر

دوڑے اور اُدھر سلطان نظام الدین رحمۃ اللہ پر شیخ الشیوخ حضرت شاہ عبد القدوس رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت منکشف ہوئی اور فرمایا نظام الدین تم کو اس سے زیادہ مشقت لینے کا بھی حق تھا مگر ہم نے تم سے اتنی مشقت نہ لی تھی۔ یہ ایک محبت آمیز عتاب تھا جس سے سلطان نظام الدین کے دل پر بہت بڑا اثر ہوا۔ چنانچہ اب جو شاہ ابوسعید سامنے آئے ہی تھے کہ سلطان جی نے ان کو محبت سے سینہ سے لگایا اور پھر ذکر و شغل میں لگا دیا اور خاطر و مدارت ہونے لگی۔ شاہ ابوسعید کو اس روز کی تجلی کا بہت اشتیاق تھا کہ پھر وہی تجلی ہو۔ روزانہ ذکر کے وقت اس کے اشتیاق میں رہتے تھے۔ جب کئی روز تک نہ ہوئی تو ایک دن حبسِ دم کر کے بیٹھ گئے اور پختہ ارادہ کر لیا کہ جب تک وہ تجلی نہ ہوگی سانس نہ چھوڑوں گا چاہے دم نکل جائے کیونکہ ایسی زندگی سے مرنا ہی اچھا ہے۔ اس طریق میں بھی کیا کیا حالتیں پیش آتی ہیں جس پر گزرتی ہے وہی جانتا ہے۔ چنانچہ کئی گھنٹے تک سانس روکے بیٹھے رہے۔ بالآخر وہ تجلی پھر ہوئی اور اس کی مسرت میں اس زور سے سانس چھوٹا کہ پسلی پر ضرب پہنچی اور ٹوٹ گئی۔ اس وقت غیب سے ایک ہاتھ نمودار ہوا جس میں چمچہ کے اندر دوائی تھی وہ ان کے منہ میں لگا دی گئی۔ اس کے کھاتے ہی پسلی فوراً جڑ گئی اور اس کی وہی حالت ہوگئی۔

دردم نهفته به زطبیباں مدعی
باشد کہ از خذانہ غیبش دوا کنند

اور اسی کے ساتھ یہ بھی ارشاد ہوا کہ چوزے کا شوربہ چند روز تک پینا انہوں نے حالت فرد ہونے کے بعد شیخ سے یہ قصہ عرض کیا۔ شیخ نے فوراً چوزوں کا

انتظام کر دیا اور کئی روز تک چوزے کھلائے گئے۔ اب حق تعالیٰ کی طرف سے خود حکم ہوتا ہے عمدہ عمدہ غذائیں کھاؤ۔ پہلے وہ مشقت تھی کہ حمام جھونکو اور جو کی روٹی کھاؤ اس کے بعد خلافت عطا ہوئی۔ یہ شیخ کامل بن کر گنگوہ آئے۔

فائدہ:

اس حکایت سے یہ ثابت ہوا کہ اولاد سے محبت فطرتی امر ہے۔ انہیں جو بھی جس طرح کی تکلیف پہنچائے صاحب اولاد کو گوارا نہیں، خواہ تکلیف پہنچانے والا کتنا پیارا بلند قدر ہو۔ چنانچہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین یا اولاد پاک کی شان میں بے ادبی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضی کا سبب ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے کتابیں ''گستاخوں کا برا انجام'' اور ''بے ادب بے نصیب'' دور حاضر کے بعض لوگ اس بدبختی کا شکار ہوتے رہے ہیں اور نسبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں سے بے پرواہ ہو رہے ہیں۔ یا کیے جا رہے ہیں ورنہ سلف صالحین علیہ الرحمۃ کے نزدیک اس کی بہت اہمیت تھی۔

سیّد کے احترام کا انعام:

بغداد شریف میں ایک بادشاہ کے پاس ایک پہلوان ملازمت کرتا تھا۔ بادشاہ کو اس پر بڑا ناز تھا۔ ایک دفعہ بادشاہ نے منادی کرادی کہ جو اس پہلوان کو شکست دے گا اسے ایک لاکھ روپیہ انعام دیا جائے گا۔ مگر سارے ملک سے کوئی بھی پہلوان اس سے کشتی پر رضامند نہ ہوا۔ آخر کار ایک دبلا پتلا شخص کشتی کرنے کے لیے تیار ہو گیا۔

مقابلہ شروع ہونے سے پہلے دبلے پتلے شخص نے پہلوان سے کہا:

''جناب! میری بیٹیاں جوان ہیں۔ اگر آپ گر جائیں تو میری بچیوں کی

شادی ہو سکتی ہے اس طرح میرے سر سے بوجھ اتر جائے گا۔"

پہلوان نے کہا: "اے شخص! تم بالکل فکر مند نہ ہو۔ میں کشتی کے دوران گر جاؤں گا۔ تم میرے سینے پر بیٹھ جانا۔ مقابلہ شروع ہوا کچھ ہی دیر بعد پہلوان نیچے گر پڑا اور دبلا پتلا شخص سینے پر سوار ہو گیا۔ بادشاہ کو بہت غصہ آیا اس نے پہلوان کو بلا کر کہا۔ اگر اس مرتبہ تم گر گئے تو تمہاری تنخواہ بند کر دی جائے گی لیکن پہلوان نے پھر شکست تسلیم کر لی۔ تیسری بار بادشاہ نے کہا کہ اس مرتبہ (بھی اگر تم گر گئے تو) تمہیں ملک بدر کر دیا جائے گا۔

تیسرے مقابلے میں پہلوان وعدے کے مطابق گر گیا تو اسی وقت بادشاہ نے اس کی جلاوطنی کا حکم جاری کر دیا۔

پہلوان رات گزارنے کے لیے ایک مسجد میں گیا اور سو گیا تو رات کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے زیارت سے مشرف فرمایا اور اپنے زمانے کا سردار اولیاء بنا دیا۔ کہتے ہیں یہ پہلوان حضرت سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ عنہ تھے اور کشتی میں آپ کا مقابلہ کرنے والا ایک سید زادہ تھا۔ (علیہما الرحمہ)

سیّد زادی کا ادب

بغداد کے حاکم ابراہیم بن اسحاق کو ایک رات حضور مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں فرمایا: "قاتل کو رہا کر دو" یہ سن کر حاکم بغداد کانپتا ہوا اٹھا اور اپنے عملے سے پوچھنے لگا کہ کیا کوئی قتل کا ملزم بھی آیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہاں ایک شخص ہے حکام بغداد نے کہا اسے میرے سامنے لاؤ۔ چنانچہ اسے لایا گیا۔ حکام نے اسے کہا سچ سچ بتاؤ واقعہ کیا ہے۔ اس نے کہا سچ کہوں گا اور ہرگز جھوٹ نہ بولوں گا۔ بات یہ ہوئی کہ

ہم چند آدمی مل کر بدمعاشی وعیاشی کرتے تھے۔ایک بڑھیا کسی نہ کسی بہانے سے کوئی نہ کوئی عورت ہر رات ہمارے پاس لے آتی تھی۔ایک رات وہ ایک ایسی عورت لے آئی جس نے میری زندگی میں انقلاب برپا کردیا۔یہ نووارد ہمارے سامنے آئی تو چیخی، چلائی اور بے ہوش ہو کر گر پڑی۔میں اسے ایک دوسرے کمرے میں لے گیا اور اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا، آخر وہ ہوش میں آئی تو میں نے چیخنے اور بے ہوش ہونے کی وجہ پوچھی۔وہ بولی:

"اے نوجوان! میرے حق میں اللہ سے ڈر، پھر کہتی ہوں کہ اللہ سے ڈر، یہ بڑھیا مجھے فریب دے کر اِدھر لے آئی ہے میں ایک شریف اور سیدہ ہوں۔ میرے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میری ماں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ہے۔خبردار! اس نسبت کا لحاظ رکھنا اور میری طرف بدنگاہی سے نہ دیکھنا۔"

میں یہ سن کر لرز اٹھا اور دوستوں کو اس حقیقت حال سے آگاہ کر کے بہت سمجھایا کہ سیدزادی کی بے ادبی نہ ہونے پائے۔مگر انہوں نے اسے دھوکا سمجھا اور یہ خیال کرلیا کہ شاید میں ارتکابِ گناہ میں انہیں شریک نہیں کرنا چاہتا۔چنانچہ وہ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو گئے میں نے صاف صاف کہہ دیا کہ یہ جرم نہ خود کروں گا نہ کسی کو کرنے دوں گا۔چنانچہ وہ مجھ پر جھپٹ پڑے اور مجھے ایک زخم بھی آ گیا۔ایک شخص جو سیدہ کے کمرے کی طرف بڑھا تو میں نے اس پر چھری سے وار کر دیا اور مار ڈالا پھر اس سیدہ کو اپنی حفاظت میں لے کر نکلا تو شور مچ گیا چھری میرے ہاتھ میں تھی پکڑا گیا اور آج یہ بیان دے رہا ہوں۔

حاکم بغداد نے کہا:

"جاؤ! تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے رہا کیا جاتا ہے۔"

(حجۃ اللہ علی العلمین، ص:۸۱۳)

فائدہ:

جب ایک سید زادی کے ادب کا یہ مقام ہے تو بلا واسطہ اہل بیت کرام علیہا الرضوان کی منزلت کیا ہوگی۔

سیادت کی دلیل

ثمرقند میں ایک بیوہ سید زادی رہتی تھی اس کے چند بچے بھی تھے ایک دن وہ اپنے بھوکے بچوں کو لے کر ایک رئیس آدمی کے پاس پہنچی اور اسے بتایا کہ میں سید زادی ہوں میرے بچے بھوکے ہیں۔ انہیں کھانا کھلاؤ۔

وہ رئیس کہنے لگا تم اگر واقعی سید زادی ہو تو کوئی دلیل پیش کرو۔

سید زادی نے فرمایا: میں ایک غریب بیوہ ہوں، زبان پر اعتبار کرو دلیل کیا پیش کروں؟

وہ بولا میں زبانی جمع خرچ کا قائل نہیں۔ دلیل پیش کرو ورنہ جاؤ۔ وہ سید زادی بچوں سمیت واپس چلی آئی اور ایک مجوسی کے پاس جا کر اپنا قصہ سنانے لگی۔ وہ بولا محترمہ! اگرچہ میں مسلمان نہیں ہوں مگر تمہاری سیادت کی قدر و تعظیم کرتا ہوں۔ میرے ہاں قیام فرماؤ۔ میں روٹی کپڑے کا ضامن ہوں۔ چنانچہ اس نے بہت خدمت کی۔ رات ہوئی تو نام کے مسلمان رئیس نے حضور پرور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں ایک بہت بڑے نورانی محل کے پاس جلوہ افروز دیکھا۔ اس نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نورانی محل کس کے لیے ہے؟

نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مسلمان کے لیے''۔ وہ عرض کرنے لگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی تو مسلمان ہوں۔ مجھی کو عنایت فرما دیجئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان ہے تو اپنے اسلام کی دلیل پیش کر''۔ وہ بہت گھبرایا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میری بیٹی تمہارے پاس آئی تو اس سے سیادت کی دلیل طلب کرتے ہو، اور خود بے دلیل۔ اس محل میں چلے جاؤ، ناممکن ہے۔''

اب اٹھا تو بہت زیادہ رویا اور چلا سید زادوں کو ڈھونڈنے۔ آخر پتہ چلا کہ وہ فلاں مجوسی کے ہاں قیام پذیر ہیں۔ چنانچہ وہ شخص مجوسی کے پاس جا کر التجا کرنے لگا کہ ایک ہزار روپے لے لو اور سید کنبہ میرے سپرد کر دو، مجوسی بولا کیا میں وہ نورانی محل ایک ہزار روپے میں بیچ دوں، ناممکن ہے سن لو! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمہیں اس محل سے دور فرما گئے ہیں مجھے کلمہ پڑھا کر اس محل میں داخل فرما گئے ہیں۔ اب میں بیوی بچوں سمیت مسلمان ہوں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس بشارت سے شادکام ہوں اور میرا سارا کنبہ جنتی ہے۔ (نزہۃ المجالس، ج:۱، ص:۱۹۴)

سادات کی پردہ داری کا انجام

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ بڑی وجاہت سے چل رہے تھے کہ ایک نادار سید نے کہا: ''میں سید ہونے کے باوجود بھی آپ سے مرتبے میں کم کیوں ہوں؟'' بولے میں تو تیرے جد امجد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اطاعت گزار ہوں لیکن تو ان کے اقوال و اعمال پہ بھی عمل پیرا نہیں ہے۔ ایک روایت کے مطابق آپ نے جواب میں کہا یہ تو ایک حقیقت ہے کہ تیرے جد اعلیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور میرا باپ گمراہ۔ مگر انہوں نے (تیرے جد اعلیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے) جو ترکہ چھوڑا اسے

میں نے پالیا۔ جس کی وجہ سے مجھے یہ مرتبہ ملا اور میرے باپ کی گمراہی تو نے ترکے میں حاصل کرلی۔ اس لیے تو رسوا ہو گیا۔ لیکن اسی شب آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں ناراض دیکھا، وجہ پوچھی تو سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تو نے میری آل کے عیوب کی پردہ دری کیوں کی؟'' چنانچہ آپ بیدار ہونے کے بعد انہی سید صاحب کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ ادھر سید صاحب کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں فرمایا کہ ''تیرے اعمال و افعال بہتر ہوتے تو عبداللہ تیری اہانت کیوں کرتا؟ چنانچہ بیدار ہو کر وہ بھی آپ کی تلاش میں چل دیئے۔ راستے میں دونوں کی ملاقات ہوئی تو اپنا اپنا خواب سنا کر تائب ہوئے۔ (تذکرۃ اولیاء)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا عمل مبارک

ابوالفرح اصفہانی عبیداللہ بن عمر قواریری سے روایت کرتے ہیں کہ ہم سے یحییٰ ابن سعید نے سعید بن ریان قرشی سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لے گئے وہ (ابھی نوعمر تھے) ان کی بڑی بڑی زلفیں تھیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے انہیں اونچی جگہ بٹھایا۔ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کی ضرورتیں پوری کیں جب وہ تشریف لے گئے تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ کی قوم نے ان کی ملامت کی اور کہا آپ نے ایک نوعمر بچے کے ساتھ ایسا ایسا سلوک کیا۔

انہوں نے فرمایا مجھ سے معتبر آدمی نے بیان کیا گویا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سن رہا ہوں آپ نے فرمایا:

اِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّیْ یُسِرُّنِیْ مَایُسِرُّهَا یعنی فاطمہ میری لخت جگر

ہیں ان کی خوشی کا سبب میری خوشی کا باعث ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ اگر حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف فرما ہوتیں تو میں نے جو کچھ ان کے بیٹے کے ساتھ کیا ہے اس سے ضرور خوش ہوتیں۔

ایک سید زادی کی مدد کرنے کا اجر

شیخ اکبر سید محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی تصنیف ''مسامرات الانبیاء'' میں اپنی سند متصل سے حضرت عبداللہ بن مبارک سے روایت کرتے ہیں کہ بعض متقدمین کو حج کی بڑی آرزو تھی انہوں نے فرمایا مجھے ایک سال بتایا گیا کہ حاجیوں کا ایک قافلہ بغداد شریف میں آیا ہے۔ میں نے ان کے ساتھ حج کے لیے جانے کا ارادہ کیا پانچ سو دینار لے کر میں بازار کی طرف نکلا کہ حج کی ضروریات خرید لاؤں۔ میں ایک راستے پر جا رہا تھا کہ ایک عورت میرے سامنے آئی۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے میں سید زادی ہوں میری بچیوں کے لیے تن ڈھانپنے کا کپڑا نہیں ہے اور آج چوتھا دن ہے کہ میں نے کچھ نہیں کھایا ہے۔ اس کی گفتگو میرے دل میں اتر گئی میں نے وہ پانچ سو دینار اس کے دامن میں ڈال دیئے اور ان سے کہا کہ آپ اپنے گھر جائیں اور ان دیناروں سے اپنی ضروریات پوری کریں۔ میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے مجھ کو ایک سید زادی کی امداد کی توفیق عطا فرمائی اور واپس آ گیا۔ میں کئی سال حج کر چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس بار حج پر جانے کا شوق میرے دل سے نکال دیا۔ دوسرے لوگ چلے گئے حج کیا اور واپس چلے آئے۔ میں نے سوچا کہ دوستوں سے ملاقات کر آؤں اور انہیں مبارک باد پیش کر دوں۔ چنانچہ میں گیا جس دوست سے ملتا اسے سلام کرتا اور کہتا کہ اللہ تعالیٰ تمہارا حج قبول

فرمائے اور تمہاری کوشش کی بہترین جزا عطا فرمائے تو وہ مجھ سے کہتا کہ اللہ تعالیٰ تمہارا بھی حج قبول فرمائے۔ کئی دوستوں نے اسی طرح کہا اور جب رات کو سویا تو نبی اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا لوگ تمہیں حج کی جو مبارکباد پیش کر رہے ہیں اس پر تعجب نہ کرو تم نے میری ایک کمزور اور ضرورت مند بیٹی کی امداد کی تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اس نے ہو بہو تجھ جیسا ایک فرشتہ پیدا فرمایا جو ہر سال تمہاری طرف سے حج کرتا رہے گا۔

سادات سے لڑائی

سیدی عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سید شریف نے حضرت خطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں بیان کیا کہ کاشف البحیرہ نے ایک سید کو مارا۔ اسی رات خواب میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حال میں زیارت ہوئی کہ آپ اس سے اعراض فرما رہے ہیں۔

اس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا کیا گناہ ہے؟

فرمایا: تَضْرِبُنِیْ وَاَنَا شَفِیْعُکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃ تو مجھے مارتا ہے حالانکہ میں قیامت کے دن تیرا شفیع ہوں۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے یاد نہیں کہ میں نے آپ کو مارا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَمَا ضَرَبْتَ وَلَدِیْ کیا تو نے میری اولاد کو نہیں مارا؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا: مَاوَقَعَتْ ضَرْبَتُکَ اِلَّا عَلٰی ذِرَاعِیْ ھٰذَا تیری ضرب میری ہی کلائی پر پڑی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کلائی نکال کر دکھائی جس پر ورم تھا جیسے کہ شہد کی مکھی نے ڈنگ مارا ہو۔

سیّد کا احترام

عالمہ مقریزی فرماتے ہیں مجھ سے رئیس شمس الدین محمد بن عبداللہ عمیری نے بیان کیا کہ میں ایک دن قاضی جمال الدین محمود عجمی کی خدمت میں حاضر ہوا جو قاہرہ کے گورنر تھے وہ اپنے نائبوں اور خادموں کے ہمراہ سیّد عبدالرحمٰن طباطبی مؤذن کے گھر تشریف لے گئے۔ ان سے اجازت طلب کی وہ اپنے گھر سے باہر آئے تو انہیں گورنر کے اپنے یہاں آنے پر سخت حیرت ہوئی۔ وہ انہیں اندر لے گئے۔ ہم بھی ان کے ساتھ اندر چلے گئے اور سید عبدالرحمٰن کے سامنے اپنے اپنے مرتبے کے مطابق بیٹھے۔ سب لوگ جب اطمینان سے بیٹھ گئے تو گورنر نے سید صاحب سے کہا کہ حضرت مجھے معاف فرمایئے کہ انہوں نے کہا جناب کیا چیز معاف کردوں؟ انہوں نے کہا کل رات میں قلعہ پر گیا اور بادشاہ یعنی ملک ظاہر برقوق کے سامنے بیٹھا تو آپ تشریف لائے اور مجھ سے بلند جگہ پر بیٹھ گئے میں نے اپنے دل میں کہا یہ بادشاہ کی مجلس میں مجھ سے اونچے کیوں بیٹھے ہیں؟ رات کو میں سویا تو مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ نے مجھ سے فرمایا: یَا مَحْمُوْدُ تَاْنِفُ اَنْ مَجْلِسَ تَحْتَ وَلَدِی محمود! تو اس بات سے عار محسوس کرتا ہے کہ میری اولاد سے نیچے بیٹھے۔ یہ سن کر حضرت سید عبدالرحمٰن رو پڑے اور کہا جناب میں ایسا کہاں ہوں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے یاد فرمائیں۔ یہ سننا تھا کہ تمام حاضرین بھی رو پڑے اور سب کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ سب نے سیّد صاحب سے دعا کی درخواست کی اور واپس آ گئے۔

سادات کرام کا ادب و احترام

حضراتِ محترم زندگی کی بہاریں آہستہ آہستہ کم ہوتی جارہی ہیں اور ہم بھی

موت کی طرف گامزن ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم ہر ایسے کام سے بچنے کی کوشش کریں جس سے معمولی سا شبہ بھی ہو کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ کام حق تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہو اور محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی کا سبب ہو۔ سادات کرام اگر اچھے ہیں تو پھر اور معاملہ ہے۔ اگر بظاہر آپ کو ان کی کچھ عادات اچھی معلوم نہ ہوں تو بھی سادات کا کرنا ان کے اپنے کھاتے میں ہے ہمیں اس کا کچھ نقصان نہیں۔ ہمیں ان کے کاموں کی وجہ سے ان کی بے ادبی اور گستاخی کرنے پہ تل جانا اچھا کام نہیں۔ ہمیں ان کی محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خصوصی نسبت کے باعث خاموشی اختیار کرنی چاہیے۔ ان کا ادب واحترام کرنا چاہیے۔ ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا چاہیے۔

سادات کرام سے گزارش!

آخر میں یہ فقیر سادات کرام سے اپیل کرتا ہے کہ سادات کرام اپنی وراثت کی لاج رکھتے ہوئے اپنے کردار کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رنگ میں رنگنے کی کوشش فرمائیں۔ سادات کرام کا حلیہ دیکھنے والے ان کے کردار سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار کی کرنیں محسوس فرمائیں۔ بس یہی گذارش ہے اور آپ حضرات کے لیے تمنا بھی یہی ہے کہ آپ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگے جائیں۔

فقط والسلام مع الاکرام

مدینہ کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیض احمد اویسی

۲6 رجب المرجب ۱۴۲۸ھ

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدر عبدالقادر ﷺ قدرت نما کے واسطے
یاالٰہی سر پہ میرے رکھ سدا فیضِ نبی ﷺ
حضرت فیضِ اُویسی باصفا کے واسطے

ماہانہ ختمِ گیارہویں شریف و ختمِ قادریہ اُویسیہ

ہر ماہ چاند کی 15 تاریخ نماز عصر تا مغرب
بر مزار حضور فیضِ ملت جامع مسجد سیرانی بہاولپور

پروگرام

تلاوت و نعت، خطاب، ختم قادریہ، ذکر و شجرہ قادریہ اویسیہ، خصوصی دعا، لنگر غوثیہ

اس مبارک روحانی محفل میں حضور فیضِ ملت کے تمام مریدین تلامذہ اور عقیدت منداں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ ذوق و شوق کے ساتھ اپنی شرکت کو یقینی بنائیں اور ہر شخص کم از کم **گیارہ سو مرتبہ درود غوثیہ شریف** ہر ماہ مکمل کر کے ساتھ لائے شکریہ

بیاد

مشہور مفسیر اعظم پاکستان فیض ملت ولی کامل شیخ طریقت

حضرت علامہ الحاج المفتی پیر **محمد فیض احمد اویسی رضوی** رحمۃ اللہ علیہ محدث بہاولپور

بانی جامعہ ہذا

نوٹ

بیرون شہر و بیرون ملک اور وہ حضرات جو مجبوری کی بناء پر اس محفل میں حاضر نہ سکتے ہوں وہ پورے مہینے کا پڑھا ہوا درود شریف ان نمبرز پر فون کر کے نوٹ کروائیں اور مِلک کریں
0300-9684391
0334-9684391

منجانب
صاحبزادہ محمد ریاض احمد اویسی قادری

جامعہ اُویسیہ رضویہ
سیرانی مسجد بہاولپور